خلافت لائبریری۔ ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ | 23۔ نومبر 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 267 | ہفتہ 11 رجب ۔ 1417ھ 23 نبوت 1375ھش 23 نومبر 1996ء

گناہ کے مکروہ داغ سے پاک ہو جاؤ

اے وے لوگو! جو نیکی اور راستبازی کے لئے بلائے گئے ہو۔ تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اس وقت تم میں پیدا ہوگی اور اسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے جب کہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے۔ شاید تم کہو کہ ہمیں یقین حاصل ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے۔ یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں کیونکہ اس کے لوازم حاصل نہیں۔ وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے تم ایسا قدم آگے نہیں اٹھاتے جو اٹھانا چاہئے۔ تم ایسے طور سے نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہئے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل انعام یافتہ آکسفورڈ انگلستان میں رحلت فرما گئے

ربوہ 21 نومبر 1996ء یہ خبر انتہائی دکھ اور رنج والم سے سنی جائے گی کہ جماعت احمدیہ کے مایہ ناز فرزند نوبل انعام یافتہ، خادم انسانیت اور عالمی شہرت کے حامل محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب آج صبح (لندن کے وقت کے مطابق سوا تین بجے) اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا تعلق جھنگ کے ایک مخلص اور فدائی احمدی گھرانہ سے ہے آپ کے والد محترم چوہدری محمد حسین صاحب کو کئی سال تک امیر جماعت احمدیہ جھنگ کی حیثیت سے سلسلہ احمدیہ کی گراں قدر خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔

محترم ڈاکٹر صاحب کی پیدائش 29 جنوری 1926ء بروز جمعۃ المبارک ضلع ساہیوال کے گاؤں سنتوکھ داس میں ہوئی۔

محترم ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام کی عمر ساڑھے چھ سال کی تھی کہ آپ کو گھریلو ابتدائی تعلیم کے بعد چوتھی جماعت میں داخل کیا گیا۔ چوتھی اور آٹھویں جماعت میں آپ نے اول پوزیشن حاصل کر وظیفہ حاصل کیا۔ میٹرک، ایف اے، بی اے آنرز، اور ایم اے کے امتحانات میں اول آتے رہے۔

1946ء میں آپ نے ایم اے کیا۔ اور 4 ستمبر 1946ء کو کیمبرج یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور اپنی غیر معمولی تعلیمی استعداد کی بنا پر چھ سال کا کورس صرف تین سال میں پورا کیا۔

محترم ڈاکٹر صاحب کچھ عرصہ تک گورنمنٹ کالج لاہور اور پنجاب یونیورسٹی میں شعبہ ریاضی کے صدر کے طور پر تدریسی خدمات بجالاتے رہے۔ بعدہ انگلستان تشریف لے گئے۔ اور امپیریل کالج لندن میں پروفیسر مقرر ہوئے۔ نیز رائل سوسائٹی کے کم عمر فیلو منتخب ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد آپ اسی کالج میں اپنے شعبہ کے صدر مقرر ہو گئے۔ اس عرصہ کے دوران آپ نے کئی ممالک میں ریاضی اور طبعیات کے موضوع پر فاضلانہ اور محققانہ لیکچرز دیئے۔

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو جو عالمی ایوارڈز و اعزازات ملے ان کی تفصیل بہت لمبی ہے۔ صرف چند اعزازات درج ذیل ہیں۔

ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگریاں۔

پنجاب یونیورسٹی لاہور (پاکستان) 1957ء
ایڈنبرا یونیورسٹی، برطانیہ 1971ء
ٹریسٹے یونیورسٹی اٹلی 1979ء
اسلام آباد یونیورسٹی پاکستان 1979ء
میڈرڈ یونیورسٹی سپین 1983ء
سٹی یونیورسٹی آف نیویارک امریکہ 1984ء
کیمبرج یونیورسٹی برطانیہ 1985ء

ایوارڈز ہاپکن پرائز کیمبرج یونیورسٹی 1985ء
نشان اندرس بیلو۔ وینزویلا 1980ء
نشان استقلال اردن 1980ء
نشان میرٹ اٹلی 1980ء
ستارہ امتیاز (پاکستان) 1959ء
تمغہ ایوارڈ حسن کارکردگی (پاکستان) 1959ء
نشان امتیاز (پاکستان) 1979ء

اقوام متحدہ کے عہدے

سائنٹفک سیکرٹری جنیوا کانفرنس 1955ء تا 1958ء
رکن مجلس مشاورت سائنس ٹیکنالوجی 1964ء تا 1975ء۔ رکن مجلس قائمہ برائے اقوام متحدہ یونیورسٹی 1970ء تا 1973ء
چیئرمین مجلس مشاورت سائنس و ٹیکنالوجی اقوام متحدہ 1971ء۔ 1972ء
رکن مجلس مشاورت اقوام متحدہ یونیورسٹی 1981ء تا 1983ء
رکن کونسل امن یونیورسٹی 1981ء
چیئرمین یونیسکو مجلس مشاورت برائے سائنس و معاشرہ 1981ء
رکن سائنٹفک کونسل و بین الاقوامی امن تحقیق ادارہ 1970ء
نائب صدر انٹرنیشنل یونین برائے خالص و اطلاقی طبعیات 1976ء۔ 1978ء

پاکستان میں تقرریاں

رکن اٹیمی انرجی کمیشن 1958ء تا 1964ء
مشیر تعلیمی کمیشن 1959ء
رکن سائنٹفک کمیشن 1959ء
مشیر اعلیٰ سائنس صدر مملکت 1961ء تا 1974ء
صدر انجمن ترقی سائنس پاکستان 1961ء۔ 1962ء
صدر سپارکو 1961ء تا 1964ء

باقی صفحہ 7 پر

ولادت

○ مکرم سید عبدالحی شاہ صاحب ناظر اشاعت و صدر بورڈ روزنامہ الفضل لکھتے ہیں۔

میرے بیٹے عزیزم سید احمد رضوان کو اللہ تعالیٰ نے 17۔ نومبر 1996ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے اس کا نام احمد ارسلان عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

اعلان نکاح

○ مکرم رفیق مبارک میر ابن مکرم میر محمد مبارک احمد صاحب (وفات یافتہ) کا نکاح مکرمہ عائشہ منظور سیٹھی بنت محترم منظور الحق سیٹھی صاحب کے ساتھ بعوض 50000 روپے حق مہر پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے مورخہ 96-11-8 بعد عصر بیت المبارک میں پڑھا۔

مکرم رفیق مبارک میر محترم میر محمد ابراہیم صاحب (وفات یافتہ) سابق صدر جماعت احمدیہ پسرور کے پوتے اور حضرت مولوی روشن دین صاحب آف سیالکوٹ (رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کے پڑنواسے ہیں۔ عزیزہ عائشہ منظور سیٹھی حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب جہلمی (رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کی پڑپوتی اور حضرت محمد دین صاحب جہلمی (رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کی پڑنواسی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین۔

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ۔ بی اے کا خوشکن نتیجہ

○ پنجاب یونیورسٹی کے تحت منعقدہ سالانہ امتحان بی اے میں کالج ہذا کی 87 طالبات نے شرکت کی جن میں سے 48 کامیاب قرار دی گئیں۔ 18 طالبات نے فرسٹ ڈویژن، 29 نے سیکنڈ ڈویژن اور ایک نے تھرڈ ڈویژن حاصل کی۔ عزیز صدیقہ مبارکہ باجوہ بنت مکرم عطاء اللہ باجوہ صاحب 564/800 نمبر لے کر کالج میں اول رہیں۔ کالج کی شرح کامیابی 55% رہی جبکہ پنجاب یونیورسٹی کی شرح کامیابی 26ء91% ہے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت۔ ربوہ)

متکبر خدا کے تخت پر بیٹھنا چاہتا ہے پس اس قبیح خصلت سے ہمیشہ پناہ مانگو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

23- نبوت 1375 ہش 23 - نومبر 1996ء

مخلوق خدا سے ہمدردی

مخلوق خدا کے ساتھ ہمدردی کرنا خدا تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ارشاد دیکھئے۔ فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت بڑی بات ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا کہ وہ اس سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔ عام طور پر دنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کو کسی شخص کا خادم اس کے دوست کے پاس جاوے اور وہ شخص اس کی خبر بھی نہ لے تو کیا وہ آقا جس کا کہ وہ خادم ہے اس اپنے دوست سے خوش ہو گا۔ کبھی نہیں۔ حالانکہ اس شخص کو تو کوئی تکلیف اس نے نہیں دی۔ مگر نہیں۔ اس نوکر کی خدمت اور اس کے ساتھ حسن سلوک گویا مالک کے ساتھ حسن سلوک ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھی اس طرح پر اس بات کی چڑ ہے کہ کوئی اس کی مخلوق سے سرد مہری برتے کیونکہ اس کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے۔"

اس ارشاد سے کئی باتیں ہمارے سامنے نہایت واضح ہو کر آتی ہیں۔ پہلی تو یہ بات کہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کو پیاری ہے۔ وہ اپنی مخلوق کا خالق ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق اچھی زندگی بسر کرے۔ اور اگر کوئی شخص کسی شخص کی اچھی زندگی کے بسر ہونے میں روڑا اٹکائے۔ اسے کوئی تکلیف پہنچائے۔ تو خدا تعالیٰ کو یہ بات ہرگز پسند نہیں آتی۔ لیکن جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی ظاہر کرتا ہے اس سے وہ شخص جس کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی گئی ہے تو ہمدردی کرے گا ہی، لیکن حضرت صاحب کے اس ارشاد کے مطابق اللہ تعالیٰ بھی اس سے ہمدردی کرنے لگتا ہے۔

اب یہ کتنی بڑی بات ہے کہ ایک معمولی سا انسان جس کی قدرتیں نہایت محدود ہیں اور جو زیادہ کچھ نہیں کر سکتا اگر وہ بھی آپ کے ساتھ ہمدردی کرے تو آپ اس کے ممنون ہوں گے اور آپ یہ بات جان لیں گے کہ اس شخص نے آپ کو بہتر زندگی بسر کرنے میں مدد دی ہے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ کسی سے ہمدردی کرے تو اس کے متعلق تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ ساری دنیا اس سے ہمدردی کرتی ہے۔ ہمدردی کے انداز تو مختلف ہو سکتے ہیں لیکن چونکہ خدا تعالیٰ اس سے ہمدردی کرتا ہے اس لئے اسے یہی نظر آئے گا کہ ساری دنیا اس کی ہمدرد ہے۔ اس کی نظروں میں کوئی شخص اس کا دشمن نہیں رہے گا۔ کوئی شخص اسے تکلیف نہیں پہنچائے گا۔ کوئی شخص اس کی راہ میں روڑے نہیں اٹکائے گا۔ یہ کتنی بڑی بات ہے کہ انسانوں سے ہمدردی کرنے کے نتیجہ میں انسان خدا تعالیٰ کی ہمدردی حاصل کر لے۔

مثال اس کی حضرت صاحب نے یہ دی ہے کہ جب کوئی شخص اپنے خادم کو اپنے دوست کے پاس کوئی پیغام دے کر بھیجتا ہے اور وہ دوست اس خادم سے اچھا سلوک نہیں کرتا تو وہ شخص جس نے اپنے خادم کو بھیجا تھا۔ وہ کبھی اپنے دوست سے خوش نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ اس نے برا سلوک تو خادم سے کیا ہے۔ اپنے دوست سے نہیں کیا۔ لیکن جس نے اس خادم کو بھیجا تھا اس بات کو ہرگز پسند نہیں کرے گا۔ وہ یہی چاہے گا کہ جب اس کا خادم کہیں پیغام لے کر جائے تو اس کو دوست کی محبت کی طرح عزت دی جائے۔ اس مثال سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ساری مخلوق خدا تعالیٰ کو پیاری ہے اور خدا تعالیٰ کی یوں کہئے کہ ایک رنگ میں اس سے محبت کرنے والی ہے۔

پس اگر ہم میں سے کوئی خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرے تو گویا کہ ہم اس مخلوق کے مالک یعنی خالق یعنی اللہ تعالیٰ سے اچھا سلوک نہیں کرتے۔ اور اگر خدانخواستہ ہم سے کوئی ایسی بات سرزد ہو جائے جس کے متعلق یہ کہا جا سکے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ سے اچھا سلوک نہیں کیا تو ہماری کتنی بڑی بد قسمتی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے پاس ہمیں ایک خادم کے طور پر جانا چاہئے اور مخلوق کو بھی اس خادم کی قدر کرنی چاہئے۔ پس ہمدردی کے سلسلے میں، حضرت صاحب یہ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہمدری کرنے سے ہم اپنے خدا کو راضی کر لیتے ہیں۔ اور جس سے خدا راضی ہو اسے کسی شخص کی ناراضگی سے کوئی واسطہ نہیں۔ وہ کسی صورت بھی اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ دنیا کے کچھ لوگ اس کے مخالف ہو گئے ہیں یا اس کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے۔ وہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے ایسے کام کرتا رہے گا جن سے خدا تعالیٰ کی مخلوق کی ہمدردی ظاہر ہوتی ہو۔

پس یہ جو مختصر سا ارشاد ہے اس میں مخلوق کے ساتھ ہمدردی کی طرف نہایت موثر رنگ میں ہماری توجہ دلائی گئی ہے اور کہا یہ گیا ہے کہ اس بات کو خدا تعالیٰ اس قدر پسند کرتا ہے کہ اگر واقعی مخلوق سے ہمدردی کی جائے تو وہ ہمدردی کرنے والے سے راضی ہو جاتا ہے۔ اور کسی شخص کے لئے اس سے بڑی سعادت کیا ہو گی کہ خدا تعالیٰ اس سے راضی ہو گیا۔ خدا تعالیٰ کا کسی شخص سے راضی ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ از خود بھی اس کے لئے بہت کچھ کرے گا اور جب وہ شخص خود خدا تعالیٰ سے کچھ مانگے گا تو وہ بھی اس کو مل جائے گا۔ گویا کہ بن مانگے بھی چیزیں ملیں گی اور مانگنے پر بھی ملیں گی۔ اور اگر اس طرح انسان کو سب کچھ ملتا رہے تو اسے کمی کس بات کی ہو گی۔ وہ تو یوں سمجھے گا کہ زمین و آسمان اس کے ہو گئے ہیں ساری مخلوق اس سے پیار کرنے لگی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہمدردی کرتی ہے۔

پس ہمارے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ معاشرے کو بہتر بنانے کے لئے اور خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے ہم خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کریں اور ہمدردی ایک ایسی بات ہے جس کا کوئی لائحہ عمل مقرر نہیں کیا جا سکتا۔ مختلف لوگوں کی ضروریات مختلف ہوتی ہیں۔ مختلف مواقع پر لوگوں کو مختلف قسم کی ہمدردی کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس لائحہ عمل تو پیش نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ اگر دل میں یہ جذبہ ہو کہ ہم نے لوگوں سے ہمدردی کرنی ہے تو ہمدردی کے مواقع از خود پیدا ہونے لگتے ہیں۔

ہم غرباء کو دیکھتے ہیں، یتامیٰ کو دیکھتے ہیں، بیوگان کو دیکھتے ہیں، گرے پڑے لوگوں کو دیکھتے ہیں، کسی کی تجارت تباہ ہوتے دیکھتے ہیں، کسی کو نوکری سے نکالے جاتا دیکھتے ہیں، یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ انسان کو بے بس اور لاچار کر دیتی ہیں۔ اور بے بس اور لاچار ہی کی مدد کرنا اور اس کے کام آنا حقیقی ہمدردی ہے۔ یعنی ہمدردی اس بات کا مطلب ہے کہ جو ضرورت کسی کو پیش آئی ہے اس کے سلسلے میں میں جہاں تک ہم مدد کر سکیں ضرور کریں۔ بلکہ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ اگر عملی طور پر مدد نہ بھی کر سکیں تو زبان سے دو بول ہی کافی ہوتے ہیں۔ اس سے بھی انسان کی ڈھارس بندھتی ہے۔ اگر ہم کسی کے ساتھ ایسی ہمدردی نہ کر سکیں کہ اسے کچھ مل جائے تو کم از کم اس سے جو کچھ چھینا گیا ہے جس بات کے لئے وہ ہمدردی کا مستحق ہے اس کی بات تو کریں اور اس کے ساتھ بات اس طرح کریں کہ اس کا غم دور ہو اس کی تکلیف کم ہو اور اس کے دکھ بانٹے جائیں۔ ہم زبانی طور پر بھی یہ کر سکتے ہیں اور بعض حالات میں یہ بھی کافی ہوتا ہے۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے تو عملی طور پر ہمیں دوسروں کی ہمدردی کرنی چاہئے۔ اور از خود سوچتے رہنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کس شخص کی ہمدردی کس رنگ میں کی جائے۔ کسی کو کیا ضرورت ہے اور وہ ضرورت کس طرح پوری کی جا سکتی ہے۔

خلاصہ اس ساری بات کا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کی جائے۔ اس سے مخلوق بھی راضی ہو گی معاشرہ بھی بہتر ہو گا۔ اور خدا تعالیٰ بھی راضی ہو گا اور جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے اگر خدا تعالیٰ راضی ہو جائے تو انسان کسی بات کا محتاج نہیں رہتا۔

پس خدا تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اس کی مخلوق کے ساتھ ہمیشہ ہمدردی سے پیش آئیں۔ جو کچھ بھی کسی کے لئے کر سکتے ہیں وہ ضرور کریں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے وصال پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے 25 مئی 1977ء کو ایک خصوصی اجلاس میں ذیل کی قرارداد منظور کی۔

"حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی لخت جگر حضرت امام جماعت الثانی کی نہایت پیاری ہمشیرہ اور حضرت امام جماعت الثالث کی بزرگ اور شفیق پھوپھی اور خوش دامن حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ لمبی علالت کے بعد 22 اور 23 مئی کی درمیانی شب دنیائے احمدیت کے ہزاروں ہزار دلوں کو غمگین چھوڑ کر مشیت ایزدی کے تحت محبوب حقیقی سے جا ملیں۔ (ہم اللہ ہی کے لئے ہیں)

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اے دل تو اسی پہ جان فدا کر

آپ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی مبشر اولاد میں سے تھیں آپ کا وجود احمدیت کی صداقت کا ایک روشن نشان تھا۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے نہ صرف یہ کہ آپ کو عزت کا لقب نواب مبارکہ بیگم عطا فرمایا بلکہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات میں آپ کو خوش بختی اور فارغ البالی کے واضح ارشادات ملتے ہیں آپ کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (سے براہ راست) حسن اخلاق اور روحانی مائدے کا حصہ وافر ملا۔ نیز حضرت اماں جان کی تربیت نے آپ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو سنوارا اور نکھارا۔ یوں آپ کی ذات مجسم برکت ہو گئی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو زبردست قوت حافظہ ودیعت کی تھی یہی وجہ تھی کہ آپ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پاک و مطہر زندگی کے بعض چھوٹے چھوٹے واقعات کو ذہن نشین کیا اور اس امانت کو وقتاً فوقتاً من و عن ذکر حبیب کی صورت میں جماعت کے سپرد کیا۔ حالانکہ حضرت صاحب کی وفات کے وقت حضرت سیدہ موصوفہ کی عمر بارہ سال سے زیادہ نہ تھی۔ ذکر حبیب میں آپ کے ارشادات تمام جماعت احمدیہ اور خصوصاً احمدی مستورات کے لئے مشعل راہ رہیں گے۔

حضرت امام جماعت الثانی کے وصال پر آپ نے اپنے ایک پر درد پیغام میں جماعت کو صبر اور دعاؤں سے کام لینے کی جس پر اثر انداز میں تلقین فرمائی وہ احباب جماعت کے لئے غم و اندوہ کی ناقابل بیان حالت میں خاص تسکین کا موجب ہوا۔ اس روح پرور بیان نے زخمی دلوں پر وہی اثر کیا جو زخم پر مرہم کرتا ہے آپ کا پیغام تاریخ احمدیت میں ہمیشہ زندہ و تابندہ رہے گا۔

علم و ادب میں بھی آپ کا مقام بہت بلند تھا۔ آپ کی پاکیزہ تحریر نظم و نثر دونوں سلیس شستہ دل نشیں اور اثر انگیز تھیں۔ یہ وصف بھی سلطان القلم کا ہی ورثہ تھا۔ آپ تمام جماعت احمدیہ کے لئے نہایت ہی محبت کرنے والی ماں تھیں سب کی تکالیف سنتی تھیں اور سب کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرنا اور قیمتی مشورے دینا آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ جب تک ممکن تھا آپ تمام دعائیہ خطوط کے جواب لکھتی تھیں۔ غرض آپ مجسم شفقت و محبت تھیں ہم تمام ممبرات صبر کا دامن تھام کر اپنے (۔) سہارا لے کر وہی کہتی ہیں جو آپ نے فرمایا تھا۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے علاوہ مندرجہ ذیل لجنات نے قراردادیں منظور کر کے بھجوائیں جن میں احمدی مستورات نے اپنے پر خلوص جذبات اور جو محبت آپ کو حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سے تھی اس کا اظہار کیا۔

لجنہ اماء اللہ ربوہ۔ ناصرات احمدیہ مرکزیہ دارالصدر شرقی ربوہ۔ لجنہ اماء اللہ دارالصدر غربی الف ربوہ۔ لجنہ دارالصدر جنوبی ربوہ۔ لجنہ دارالرحمت وسطی نمبر1۔ دارالرحمت وسطی نمبر2۔ لجنہ دارالبرکات ربوہ۔ لجنہ دارالنصر شرقی ربوہ۔ لجنہ دارالیمن شرقی ربوہ۔ لجنہ دارالعلوم شرقی ربوہ۔ سٹاف و طالبات انڈسٹریل سکول ربوہ۔ سٹاف نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ۔ لجنہ اماء اللہ جھنگ صدر۔ لجنہ وناصرات چنیوٹ۔ لجنہ پیر محل ضلع فیصل آباد۔ لجنہ جڑانوالہ ضلع فیصل آباد' لجنہ قیادت' 1'2'5'6 کراچی لجنہ حلقہ ڈیفنس کراچی۔ لجنہ لاہور۔ ناصرات الاحمدیہ لاہور۔ لجنہ فیکٹری ایریا شاہدرہ۔ لجنہ سرگودھا۔ لجنہ بھیرہ۔ لجنہ منگڈیل ضلع سرگودھا۔ لجنہ کوئٹہ۔ لجنہ پشاور۔ لجنہ مردان۔ لجنہ کوٹلی آزاد کشمیر۔ لجنہ راولپنڈی۔ لجنہ بگولے کی۔ لجنہ دھیر کے کلاں ضلع گجرات۔ لجنہ شیخوپورہ ضلع گجرات۔ لجنہ شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤ الدین۔ لجنہ سیالکوٹ۔ لجنہ چونڈہ۔ لجنہ لاڑکانہ (سندھ)۔ لجنہ گوٹھ عبدالسلام ضلع نواب شاہ۔ لجنہ نواب شاہ (سندھ)۔ لجنہ نصرت آباد فارم (سندھ)۔ لجنہ لطیف نگر فارم (سندھ)۔ لجنہ محمود آباد فارم (سندھ)۔ لجنہ حیدر آباد۔ لجنہ گوٹھ چوہدری غلام محمد صاحب چیمہ ضلع خیرپور۔ لجنہ کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ۔ لجنہ بھوڑو چک 18 ضلع شیخوپورہ۔ لجنہ جہلم۔ لجنہ ساہیوال۔ لجنہ مظفر گڑھ۔ لجنہ بہاول نگر۔ لجنہ ملتان۔ لجنہ لودھراں ضلع ملتان۔ لجنہ ڈیرہ غازی خان۔ لجنہ کوئٹہ۔

بیرون پاکستان مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے تعزیت کے تار اور قراردادیں موصول ہوئیں۔

لجنہ برطانیہ۔ لجنہ لندن شہر۔ لجنہ حلقہ ویسٹ لندن۔ لجنہ حلقہ اولڈ فیلڈ لندن۔ لجنہ امریکہ۔ لجنہ نیویارک (امریکہ)۔ لجنہ کینیڈا۔ لجنہ ہالینڈ۔ لجنہ ناروے۔ لجنہ سویڈن۔ لجنہ انڈونیشیا۔ لجنہ فجی۔ لجنہ ماریشس۔ لجنہ نیروبی۔ لجنہ کویت۔ لجنہ زیمبیا۔ لجنہ بنگلہ دیش اور لجنہ قادیان (بھارت)۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم کے وصال پر جو تعزیتی قراردادیں موصول ہوئیں ان کے جواب میں لجنہ مرکزیہ کی طرف سے ذیل کا خط تمام لجنات کو بھجوایا گیا۔

"23 مئی کو ایک نہایت ہی بابرکت وجود ہم سے جدا ہو کر اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گیا۔ یعنی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ جن کی شخصیت نہایت دلکش تھی جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضرت اماں جان کے فیض اور تربیت سے حصہ پایا۔ آپ نے بہت چھوٹی عمر سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی باتوں کو غور سے سنا۔ آپ کے ذہن نے ان کو محفوظ رکھا وہ باتیں آپ نے اگلی نسل تک پہنچائیں اور یہ ایک نہایت ہی عظیم الشان احسان ہے آپ کا اس نسل کے لوگوں پر خصوصاً طبقہ نسواں پر' اگر آپ تفصیل سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گھریلو زندگی کے متعلق باتیں نہ بتاتیں تو نئی نسل کو کچھ پتہ نہ لگتا۔

صاحب رؤیا و کشوف تھیں۔ بچپن سے سچے خواب دیکھتی تھیں جس کا ذکر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ان الفاظ میں فرمایا۔

"ہماری لڑکی کو خواب بہت آتے ہیں اور اکثر سچے ہوتے ہیں۔

بہت سے اہم واقعات کے متعلق آپ کو خوابوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی گئی لجنہ اماء اللہ کے اجتماعوں اور سالانہ جلسہ پر ذکر حبیب کے موضوع پر ایک دلچسپ اور دل موہ لینے والے انداز سے آپ مستورات کو خطاب فرماتیں۔ جس میں نئی نسل کے بچوں کو نصیحتیں کرتیں۔ تحریر نہایت سادہ لیکن ہر لفظ اپنی اپنی جگہ پر ایک منفرد مقام رکھتا تھا۔ دل پر اثر کرنے والی اور نظم میں تو آپ کا بہت بڑا مقام تھا جس کی قدر (اللہ نے چاہا تو) آنے والی قومیں کریں گی۔ درد سے بھری نظمیں جن میں اللہ تعالیٰ کی توحید' اللہ تعالیٰ سے محبت' دعا' حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے محبت وغیرہ کا ذکر ہے۔ بہت دعائیں کرنے والی تھیں۔ عمومی طور پر بغیر درخواست کے جماعت کے لئے دعا کرتی تھیں۔ اور جو ان سے دعا کی درخواست کرتا تھا اس کے لئے تو بہت درد کے ساتھ دعائیں کرتی تھیں شدید بیماری کے باوجود بے ہوش ہونے تک ان کے لبوں پر دعائیں جاری رہیں۔

آپ لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی چودہ ممبرات میں سے تھیں ہمیشہ ہی اپنے مفید مشوروں سے لجنہ کی عہدے داران کو نوازتی تھیں۔ لاہور کی لجنہ کی تو ایک عرصے تک صدر بھی رہیں۔ یہ غم صرف ہمارا اور آپ کی اولاد کا غم نہیں تمام جماعت کا مشترکہ غم ہے اور یہ بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی برکت ہے کہ ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی وجہ سے ہر احمدی خواہ امریکہ کا ہو یا افریقہ کا پاکستان کا ہو یا یورپ کا ایک لڑی کے موتیوں کی طرح ایک دوسرے سے وابستہ ہے۔ ہمارے دکھ اور غم سے اس کا سینہ بھی اسی طرح شق ہوتا ہے جس طرح ہمارا۔

اب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مبشر اولاد میں سے صرف ایک صاحبزادی سیدہ امتہ الحفیظ باقی رہ گئی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے اور تا دیر ان کو سلامت رکھے۔ اور ہمیں ان سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا کرے۔

(اب جبکہ الفضل میں یہ بات شائع کی جا رہی ہے۔ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ بھی اللہ کو پیاری ہو چکی ہیں)۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے بلند درجات کی دعا کریں۔ ان کی اولاد کو دعاؤں میں یاد رکھیں اور سب سے زیادہ یہ دعا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جلد ہی آپ کی سیرت پر ایک کتاب لکھنے کا ارادہ ہے اس سلسلے میں اگر کوئی واقعہ جو آپ کی سیرت پر اثر انداز ہوتا ہو آپ مجھے لکھیں تو ضرور کتاب میں شائع کروں گی۔ یا آپ کے پاس ان کا کوئی خط ہو اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا جس سے ان کی سیرت پر روشنی پڑتی ہو تو اس کی نقل ارسال فرمائیں۔

خدا تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

ایک اچھی بات

انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اس کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے۔ یہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ سے دھوکا نہیں چلتا۔ جو اللہ تعالیٰ کو دغا دیتا ہے وہ یاد رکھے کہ اپنے نفس کو دھوکا دیتا ہے۔ وہ اس کی پاداش میں ہلاک ہو جاوے گا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

جن لوگوں کو خدا کی طرف پورا التفات نہیں ہوتا انہیں کو عبادت میں بہت وساوس آتے ہیں دیکھو ایک قیدی جب ایک حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو کیا اس وقت اسکے دل میں کوئی وسوسہ گزر جاتا ہے ہرگز نہیں ہمہ تن حاکم کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس فکر میں ہوتا ہے کہ ابھی حاکم کیا حکم سناتا ہے اس وقت وہ تو اپنے وجود سے بھی بالکل بے خبر ہو جاتا ہے ایسا ہی جب صدق دل سے انسان خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور سچے دل سے اس کے آستانہ پر گرے تو کیا مجال ہے کہ شیطان وساوس ڈال سکے شیطان انسان کا پورا دشمن ہے کلام الٰہی میں اس کا نام عدو رکھا گیا ہے اس نے اول تمہارے باپ کو نکالا پھر وہ اس پر خوش نہیں اب اس کا یہ ارادہ ہے کہ تم سب کو دوزخ میں ڈالے

یہ دوسرا حملہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہے وہ ابتدا سے بدی کرتا چلا آتا ہے وہ چاہتا ہے کہ تم پر غالب آوے لیکن جب تک کہ تم ہر بات میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو گے وہ ہرگز تم پر غالب نہ آ سکے گا جب انسان خدا کی راہ میں دکھ اٹھاتا ہے اور شیطان سے مغلوب نہیں ہوتا تب اس کو ایک نور ملتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتظامات جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے انتظامات سے متعلق ہر قسم کے کام کی نگرانی حضرت امام جماعت احمدیہ خود فرماتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کا انتظام دو حصوں پر منقسم ہے۔ جن کے لئے دو افسران کا تقرر ہوتا ہے۔ افسر جلسہ گاہ۔2۔افسر جلسہ سالانہ۔

افسر جلسہ گاہ جلسہ کی اصل کارروائی تقاریر کا انتظام اور جلسہ گاہ کے جملہ انتظامات۔ نظارت اصلاح و ارشاد کے ذمہ ہوتے ہیں اور ان تمام انتظامات کے انچارج افسر جلسہ گاہ کہلاتے ہیں۔ افسر جلسہ گاہ کے ماتحت جلسہ گاہ کے انتظامات مختلف شعبوں میں تقسیم کئے جاتے ہیں اور ہر شعبہ کا ایک علیحدہ منتظم نائب اور معاونین ہوتے ہیں۔ جلسہ گاہ کے مختلف شعبوں میں سٹیج، حلقہ خاص، تقسیم ٹکٹ سٹیج و حلقہ خاص، اندرون جلسہ گاہ، بیرون جلسہ گاہ، شعبہ صفائی، شعبہ آب رسانی، شعبہ خدمت خلق، شعبہ طبی امداد، شعبہ تعداد شماری، دفتر معلومات اور ترجمان برائے غیر ملکی مہمانان، وغیرہ کے شعبے شامل ہیں۔

افسر جلسہ سالانہ جلسہ کے دیگر انتظامات کے ذمہ دار افسر جلسہ سالانہ کہلاتے ہیں۔

جلسہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کے استقبال، قیام و طعام اور جملہ دیگر ضروریات کو پورا کرنے کی ذمہ داری افسر جلسہ سالانہ کے فرائض میں شامل ہے۔ افسر جلسہ سالانہ کے ماتحت جلسہ کا کام مختلف شعبوں میں منقسم ہے اور ان شعبہ جات کے ناظمین اور منتظمین افسر سالانہ کی ہدایت کے مطابق تمام کام سرانجام دیتے ہیں۔

افسر جلسہ سالانہ کے تحت کام کرنے والی مختلف نظامتیں درج ذیل ہیں۔

شعبہ جات معلومات و فوری امداد
یہ گمشدہ اشیاء کی بازیابی واطلاع اور فوری امداد کا مرکز ہے۔

نظامت سپلائی:۔ اس شعبہ کے فرائض میں تمام اجناس اور جلسہ سالانہ کی ضروریات کے سلسلہ میں مہیا کی جانے والی تمام دیگر اشیا کی سپلائی کی فراہمی شامل ہے۔

نظامت اسٹور: اس نظامت کے ذمہ تمام لنگروں میں اجناس وغیرہ کی تقسیم اور حسب ضرورت وہدایت تمام اشیاء کا پہنچانا ہوتا ہے۔

نظامت طبی امداد: جلسہ سالانہ کے موقع پر ہر قسم کی طبی امداد کا مہیا کرنا اس شعبہ کے ذمہ ہے۔

نظامت معائنہ یا انسپکشن:۔ اس شعبہ کے ذمہ جلسہ سالانہ کے مختلف شعبہ جات کے معائنہ کرنا اور انتظام میں کسی نقص یا کمی کی صورت میں افسر جلسہ سالانہ کو اس سے مطلع کرنا۔

نظامت مکانات:۔ اس شعبہ کے ذمہ جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمان کی رہائش کا انتظام ہے۔

نظامت معلومات:۔ اس شعبہ کے فرائض میں جلسہ سالانہ کے موقع پر تشریف لانے والے احباب کو جلسہ کے متعلق ہر قسم کی معلومات مہیا کرنا۔ گم شدہ اشیاء کی بازیابی اور ان کا اصل مالکوں تک پہنچانا اور ہر قسم کی فوری امداد شامل ہے۔

نظامت استقبال و الوداع:۔ اس نظامت کے کارکنان کے فرائض میں جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب کا خیر مقدم کرنا اور جلسہ کے اختتام پر انہیں الوداع کہنا۔

نظامت خدمت ریلوے اسٹیشن:۔ ریلوے اسٹیشن پر آنے والے مہمانوں کی راہنمائی اور خدمت کا انتظام کرنا۔

نظامت خدمت اڈہ لاریاں:۔ اڈہ پر آنے والے مہمانوں کی راہنمائی اور خدمت کا انتظام کرنا۔

نظامت صفائی:۔ تمام قیام گاہوں کے لئے بیوت الخلا کی تعمیر اور ان کی بروقت صفائی کا انتظام بھی اسی شعبہ کے ماتحت ہوتا ہے۔

نظامت آب رسانی:۔ جملہ قیام گاہوں، راستوں اور لنگر خانوں میں پانی کی فراہمی کا انتظام اس شعبہ کے سپرد ہوتا ہے۔

نظامت روشنی:۔ تمام قیام گاہوں۔ راستوں اور لنگر خانوں میں روشنی کا انتظام اس کے ذمہ ہوتا ہے۔

نظامت پرچی خوراک:۔ اس نظامت کے تحت مہمانوں کو کھانا کھانے کی مطلوبہ تعداد کے مطابق پرچی خوراک جاری کی جاتی ہے۔

نظامت مہمان نوازی:۔ اس نظامت کے فرائض میں اپنے حلقہ کے مہمانوں کے قیام، طعام اور دیگر جملہ ضروریات کا انتظام اور ان کی سہولت اور آرام کے سامان فراہم کرنا شامل ہیں۔

نظامت تعمیرات:۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات سے متعلق ہر قسم کی تعمیر کا کام اس شعبہ کے ذمہ ہے۔

مندرجہ بالا نظامتوں کے علاوہ چند اور نظامتیں بھی افسر صاحب جلسہ سالانہ کے زیر نگرانی کام کرتی ہیں۔ مثلاً نظامت اشاعت۔ نظامت عمومی۔ نظامت پرالی، نظامت بازار۔

نظامت حاضری و نگرانی معاونین، نظامت سپلائی، نظامت پختہ سامان و ظروف گلی۔ نظامت سوئی گیس، نظامت محنت، گوشت، نظامت خدمت خلق۔

ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر اوسطاً 6 ہزار رضا کار بحسن و خوبی سارے مفوضہ فرائض سر انجام دیتے ہیں ان کے علاوہ کچھ ریزرو میں بھی رکھے جاتے ہیں۔ بعض مہمان از خود خدمت کے لئے پیش ہو جاتے ہیں ہر سال ڈیوٹی شیٹ طبع کروائی جاتی ہے۔ جلسہ سالانہ سے قبل افسر جلسہ سالانہ سارے انتظامات کا جائزہ لیتے ہیں۔ حضرت امام جماعت بنفس نفیس معائنہ فرماتے ہیں۔ جلسہ سے قبل ہدایات اور جلسہ کے بعد حوصلہ افزائی اور دعاؤں سے کارکنوں کا دل بڑھاتے ہیں۔ خدمت خلق کا اس سے وسیع اور شاندار مظاہرہ روئے زمین پر کہیں موجود نہیں۔

(مجلہ المحراب کراچی صد سالہ جلسہ سالانہ نمبر)

جلسہ مذاہب عالم

اس سلسلے میں ایک مضمون پہلے شائع کیا جاچکا ہے۔ جس میں اشتہار کی تفصیل دی گئی ہے اور ان حضرات کی بھی جنہوں نے اس جلسے کے لئے موڈریٹر بنا قبول کیا تھا۔

26۔ دسمبر 1896ء ٹھیک دس بجے انجمن حمایت اسلام کے ہائی سکول واقع شیرانوالہ کے وسیع احاطہ میں جلسہ شروع ہوا۔ حضرت صاحب بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مضمون دوسرے دن ڈیڑھ بجے کی دوسری نشست میں پڑھا جانا تھا۔ اس لئے اس سے قبل ایشری پرشاد صاحب، مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور بردوا کنٹا صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ بابو بیچارام صاحب اور پنڈت گوردھن داس صاحب کی تقریریں ہوئیں۔ اس زمانے میں مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کا طوطی بول رہا تھا اور ہر طرف ان کی بڑی شہرت تھی۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ابھی نوجوان تھے اور نئے نئے منظر عام پر آئے تھے۔ لیکن حاضرین کے اندازے کے مطابق مولوی ابو سعید صاحب کی تقریر مولوی ثناء اللہ صاحب کی تقریر سے بہت کم تر رہی۔ جیسا کہ بتایا جاچکا ہے حضرت صاحب کے مضمون کے لئے دوسرے دن کی دوسری نشست مقرر تھی جس کا وقت اگرچہ ڈیڑھ بجے شروع ہونا تھا مگر مخالفت کے باوجود دلوں میں ایسی تحریک پیدا ہو گئی کہ پہلی نشست میں بیٹھنے والے بھی اپنی اپنی جگہ پر جمے رہے اور ہزاروں سامعین چاروں طرف سے اُمڈ پڑے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کارروائی سے قبل ہی جلسے کا پنڈال کھچا کھچ بھر گیا۔ اور سینکڑوں اشخاص جن میں ملک کے بڑے بڑے سربر آوردہ افراد و روساء۔ ڈاکٹر و کلاء شامل تھے کھڑے ہونے پر مجبور ہو گئے۔ آخر حضرت مولانا عبدالکریم جیسے فصیح اللسان نے اپنی دلکش و دل نشین آواز سے حضرت صاحب کا مضمون پڑھنا شروع کیا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا لکھا ہوا مضمون اور مولانا عبدالکریم صاحب کی شیریں زبانی نے ہزاروں کے اس تاریخی اجتماع پر کیف و سرور کا وہ عالمِ طاری کر دیا کہ خلق نے آج تک سرزمین ہند میں بھی نہ دیکھا ہو گا۔ ایسا نظر آتا تھا کہ گویا ملائک آسمان سے نور کے طبق لے کر حاضر ہو گئے ہیں اور ایک دست غیب اپنی مقناطیسی جذب و کشش سے ہر دل کو کشاں کشاں عالم وجد کی طرف لے جا رہا ہے۔ دل و دماغ اس آسمانی مائدے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ کہ یکا یک مضمون کا مقررہ وقت ختم ہو گیا۔ یہ دیکھ کر مولوی ابو یوسف محمد مبارک علی صاحب سیالکوٹی نے اعلان کیا کہ میں اپنا وقت بھی حضرت صاحب کے مضمون کے لئے دیتا ہوں۔ اس اعلان نے مجمع میں خوشی اور مسرت کی لہر دوڑا دی اور پنڈال تالیوں سے گونج اٹھا۔ اور پھر علم و حکمت کے موتی لٹنے لگے۔ مضمون ابھی باقی تھا کہ وقت پھر ختم ہو گیا۔ اب کی دفعہ چاروں طرف سے شور برپا ہوا کہ جلسہ کی کارروائی اس وقت تک ختم نہ کی جائے جب تک یہ مضمون ختم نہ ہو لے۔ اور جلسہ کے منتظمین کو یہی کرنا پڑا۔ سامعین نے یہ سن کر پھر تالیوں کے ذریعے سے اپنی مسرت ظاہر کی اور مضمون نہایت ذوق و شوق اور یکساں دلچسپی سے شام کے ساڑھے پانچ بجے تک مسلسل چار گھنٹے تک جاری رہا۔ سامعین کی بے خودی اور محویت یہاں تک بڑھی کہ انہوں نے یہی سمجھ لیا کہ پانچوں سوالات کے جوابات پڑھ دئے گئے ہیں۔ لیکن حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے بلند آواز سے فرمایا کہ حضرات جو کچھ آپ نے سنا ہے یہ صرف پہلے سوال کا جواب ہے۔ چار سوالوں کے جوابات ابھی باقی ہیں۔ مولانا کا یہ کہنا تھا کہ سامعین نے یک زبان ہو کر بڑے زور شور سے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ جب چار سوالوں کے جواب ابھی باقی ہیں تو جلسہ کے لئے ایک اور دن کیوں نہ بڑھا دیا جائے۔ یہ زبردست مطالبہ چاروں طرف سے اتنی شدت سے بلند ہوا کہ منتظمین جلسہ کو اعلان کرنا پڑا کہ سامعین کی خاطر جلسہ کے لئے ایک دن کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اس اعلان پر پبلک نے جس جوش و خروش سے اظہار شادمانی کیا وہ دیکھنے کی چیز تھی۔ الفاظ اس کا نقشہ پیش کرنے سے قاصر ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانی سلسلہ کا سفر لدھیانہ

حضرت صوفی احمد جان صاحب وسط دسمبر1885ء میں لدھیانہ پہنچے اور یکایک سخت بیمار ہو گئے۔ چنانچہ ابھی تیرہ دن ہی واپسی پر گزرے تھے کہ 19۔ ربیع الاول 1303ھ (بمطابق 27 دسمبر1885ء) کو پیغام اجل آگیا۔ اور آپ لدھیانہ کے قبرستان گور غریباں میں دفن ہوئے۔ تھوڑا عرصہ بعد حضرت بانی سلسلہ بنفس نفیس تعزیت کے لئے لدھیانہ تشریف لے گئے۔ آپ کے صاحبزادے حضرت پیر افتخار احمد صاحب کا بیان ہے کہ حضرت صاحب نے اس موقعہ پر "تھوڑی دیر قیام فرمایا والد صاحب کی محبت' اخلاص اور دینی خدمت کا ذکر فرماتے رہے پھر حضرت صاحب نے مع حاضرین دعا فرمائی"

حضرت صوفی احمد جان صاحب حضرت بانی سلسلہ کے ان اولین عشاق میں سے تھے۔ جنہوں نے اپنے کثیر ارادت مندوں اور عقیدت مندوں کی پروانہ کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ کے دامن سے وابستگی اختیار کرلی تھی اور شاہی پر غلامی کو ترجیح دی۔ حضرت صاحب کو بھی آپ سے دلی محبت والفت تھی۔ جس کا ذکر اکثر ان کی وفات کے بعد فرمایا کرتے تھے چنانچہ مارچ 1889ء میں جب بیعت اولیٰ ہوئی تو حضرت صاحب نے اس (۔۔۔) تقریب کے لئے حضرت صوفی صاحب ہی کے مکان کا انتخاب فرمایا پھر اس کے بعد جب ازالہ اوہام کی تصنیف فرمائی تو اس میں اپنے مخلصین کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ کے متعلق تحریر فرمایا۔ "حبی فی اللہ منشی احمد جان صاحب (وفات یافتہ) اس وقت ایک نہایت غم سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ یہ پردرد قصہ مجھے لکھنا پڑا اور اب یہ ہمارا دوست اس عالم میں موجود نہیں ہے۔ اور خداوند کریم و رحیم نے بہشت بریں کی طرف بلالیا (۔) آپ ایک جماعت کثیر کے پیشوا تھے اور ان کے مریدوں میں آثار رشد و سعادت و اتباع سنت نمایاں ہیں اگرچہ حضرت موصوف اس عاجز کے شروع سلسلہ بیعت سے پہلے ہی وفات پا چکے لیکن یہ امر ان کے خوارق میں سے دیکھتا ہوں کہ انہوں نے (سفر) کے قصد سے چند روز پہلے اس عاجز کو ایک خط ایسے انکسار سے لکھا جس میں انہوں نے درحقیقت اپنے تئیں اپنے دل میں سلسلہ بیعت میں داخل کرلیا چنانچہ انہوں نے اس میں سیرۃ صالحین پر اپنا توبہ کا اظہار کیا اور اپنی مغفرت کے لئے دعا چاہی اور لکھا کہ میں آپ کے للّٰہی ربط کے زیر سایہ اپنے تئیں سمجھتا ہوں اور پھر لکھا کہ میری زندگی کا نہایت عمدہ حصہ یہی ہے کہ میں آپ کی جماعت میں داخل ہو گیا ہوں اور پھر کسر نفسی کے طور پر اپنے گزشتہ ایام کا شکوہ لکھا اور بہت سے رقت آمیز ایسے کلمات لکھے جن سے رونا آتا تھا۔ اس دوست کا وہ آخری خط جو ایک دردناک بیان سے بھرا ہوا ہے اب تک موجود ہے مگر افسوس کہ (سفر) سے واپس آتے وقت پھر اس مخدوم پر بیماری کا ایسا غلبہ طاری ہوا کہ اس دور افتادہ کو ملاقات کا اتفاق نہ ہوا بلکہ چند روز کے بعد ہی وفات کی خبر سنی گئی اور خبر سنتے ہی ایک جماعت کے ساتھ قادیان میں جنازہ (پڑھا گیا) (۔) موصوف اظہار حق میں بہادر آدمی تھے۔ بعض نافہم لوگوں نے (۔) صاحب موصوف کو اس عاجز کے ساتھ تعلق ارادت رکھنے سے منع کیا کہ اس میں آپ کی کسر شان ہے لیکن انہوں نے فرمایا کہ مجھے کسی شان کی پروا نہیں اور نہ مریدوں کی حاجت"

(تاریخ احمدیت جلد دوم ص83 تا85)

یادرفتگان

محترمہ زینب بی بی صاحبہ

تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد چہارم میں لکھا ہے:۔

19 جون 1976ء بروز ہفتہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ محترم محمد فاضل صاحب (وفات یافتہ) وفات پاگئیں۔ آپ یکے از رفقاء تھیں۔ قریباً نوے سال عمر پائی۔ قطعہ رفقاء میں دفن ہوئیں۔ بہت نیک دعا گو عابدہ زاہدہ خاتون تھیں۔ عمر بھر بچوں کو کلام الٰہی پڑھایا۔ سلسلہ کی جملہ تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہیں۔ آپ حضرت مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی کی ہمشیرہ تھیں۔

آپ لجنہ اماء اللہ شہر فیروز پور کی صدر بھی رہیں۔ حضرت امام جماعت الثانی نے لنگر خانہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے دیگوں کی تحریک کی کہ ہر شہر کی لجنات بھی ایک ایک دیگ دے۔ آپ نے اپنا کوئی زیور فروخت کرکے اس کی قیمت دیگ کے لئے قادیان بھجوادی۔ اور لنگر خانہ کے منتظمین نے دیگ خرید کر آپ کا نام اس پر کندہ کروادیا۔

اسی طرح حضرت امام جماعت الثانی کی تحریک پر کہ مینارہ کی تکمیل کے لئے یک صد روپیہ چندہ دیا جائے۔ اتنی رقم دینے والے یا والی کا نام مینارہ پر کندہ کردیا جائے گا۔ آپ اس سے قبل اپنا سارا زیور تقریباً 90 روپے کا فروخت کرکے بیت برلن بیت الفضل لندن اور شہر فیروز پور کی بیوت کے لئے دے چکی تھیں صرف گلے کا گلوبند رہ گیا تھا آپ نے اس کو فروخت کرکے رقم مینارہ کے لئے ادا کردی۔

بعد از تقسیم ملک آپ نے فیروز والا ضلع گوجرانوالہ اور سلو کے ضلع گوجرانوالہ میں بحیثیت صدر لجنہ اماء اللہ خدمات سرانجام دیں۔ جب حضرت امام جماعت الثانی نے شدھی کے میدان میں ملکانوں میں دعوت الی اللہ کی تحریک فرمائی کہ لوگ اپنے آپ کو وقف کریں اور دو دو تین تین ماہ چھٹیاں لے کر وہاں کام کریں۔ آپ کے شوہر محمد فاضل صاحب فیروز پور میں اوورسیئر تھے۔ انہوں نے بھی دو ماہ کی رخصت لی۔ آپ کا چھوٹا بچہ بیمار تھا اس سے قبل آپ کے دو بچے فوت ہو چکے تھے محمد فاضل صاحب کو آگرہ جانے کا حکم ملا جس دن انہوں نے آگرہ روانہ ہونا تھا۔ آپ کا بچہ محمد افضل وفات پاگیا۔ دوستوں نے مشورہ دیا چند روز ٹھہر جائیں۔ مگر زینب بی بی صاحبہ نے کہا میں آپ کو آگرہ جانے سے بالکل نہیں روکتی۔ اللہ تعالیٰ کی رضاء پر راضی ہوں۔ آپ آگرہ چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے صبر کرنے کی طاقت دے گا۔ چنانچہ آپ آگرہ روانہ ہو گئے۔

مکرمی مولانا ابو العطاء فاضل صاحب نے آپ کی وفات پر ذیل کا نوٹ تحریر فرمایا۔

(۔) رشتہ کے لحاظ سے میری اہلیہ کی سگی پھوپھی تھیں۔ خاندان میں ایک بزرگ خاتون کی حیثیت سے ان کا احترام اور وقار تھا۔ وہ ساری عمر اپنی بساط کے مطابق دین کی خدمت کرتی رہیں۔ چھوٹے بچوں اور بچیوں کو کلام الٰہی پڑھانا ان کا خاص مشغلہ تھا۔ فیروز پور میں لمبے عرصے تک رہیں کہ حضرت محمد فاضل صاحب وہاں سرکاری ملازم تھے۔ وہاں لجنہ اماء اللہ کی صدر رہیں ان کے ہاں اکثر خواتین آتی رہتی تھیں اور انہیں دعا کے لئے کہتی رہتی تھیں۔ آپ بہت دعا گو تھی۔ سچی رویاء انہیں آتی رہتی تھیں۔"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

وہ لوگ جو عبادت کی حقیقت سے ہی بے خبر ہوتے ہیں ان کی عبادت نری ٹکریں ہوتی ہیں ایسے لوگ اگر ایک سجدہ خداتعالیٰ کو کرتے ہیں تو دوسرا دنیا کو کرتے ہیں جب تک انسان خدا کے لئے تکالیف اور مصائب کو برداشت نہیں کرتا تب تک مقبول حضرت احدیت نہیں ہوتا دیکھو دنیا میں بھی اس کا نمونہ پایا جاتا ہے اگر ایک غلام اپنے آقا کا ہر ایک تکلیف اور مصیبت میں اور ہر ایک خطرناک میدان میں ساتھ دیتا ہے تو وہ غلام غلام نہیں رہتا بلکہ دوست بن جاتا ہے یہی خداتعالیٰ کا حال ہے اگر انسان اس کا دامن نہ چھوڑے اور اسی کے آستانہ پر گرا رہے اور استقلال کے ساتھ وفاداری کرتا رہے تو پھر خدا بھی ایسے کا ساتھ نہیں چھوڑتا اور اسکے ساتھ دوست والا معاملہ کرتا ہے

اگر ہم ان (واقفین نو) کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

چوہدری خالد سیف اللہ خان

دنیائے مذاہب

سڈنی کے چرچ کہتے ہیں ہمارا سبت ہفتے کے روز ہونا چاہئے نہ کہ اتوار کو

سڈنی کے بعض چرچوں نے اکٹھے ہو کر یہ مہم شروع کی ہے کہ عیسائی بجائے اتوار کے ہفتہ کے روز سبت منایا کریں۔ اس طرح ہمارے اسلاف سے جو بدعتی غلطی سرزد ہوئی تھی اس کی تلافی ہو سکے گی۔ وہ کہتے ہیں ہماری خواہش ہے کہ تمام لوگ خدا کے قانون پر چلتے ہوئے ہفتہ کے روز سبت منایا کریں۔ جو چرچ اس تحریک میں شامل ہیں ان کے نام ہیں سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ سیونتھ ڈے باپٹسٹس۔ یونائیٹڈ چرچ آف گاڈ۔

لیکن یونائیٹڈ چرچ کے مائیک باران کہتے ہیں کہ سترہ صدیوں سے چلے آنے والے طریق کو ختم کرنا' بالخصوص آج کل کے سیکولر لذت پسند تصورات کی موجودگی میں' ایک ناقابل حصول خواہش معلوم ہوتی ہے۔

اس کے بالمقابل سڈنی اینگلیکن چرچ نے ایک کمیشن اس غرض کے لئے قائم کیا تھا کہ وہ پتہ کریں کہ سبت کے بارہ میں بائبل کے کیا احکام ہیں۔ انہوں نے چھ سال کے غور و خوض اور بحث و تمحیص کے بعد فیصلہ کیا کہ بائبل سے یہ کہیں معلوم نہیں ہوتا کہ سبت ہفتہ کے روز ہو یا اتوار کو للہذا اتوار کو کوئی تقدس حاصل نہیں ہے۔ گویا کوئی بھی دن عبادت کے لئے مقرر کیا جاسکتا ہے۔

کلام الٰہی سے معلوم ہوتا ہے کہ سبت کے دن کے بارے میں یہود میں اختلاف تھا جس کا فیصلہ خدا ہی قیامت کے روز کرے گا۔ چنانچہ فرمایا:۔

"سبت کا (وبال) انہی لوگوں پر ڈالا گیا تھا جنہوں نے اس میں اختلاف کیا تھا اور تیرا رب اس امر کے متعلق جس میں وہ اختلاف کرتے تھے یقیناً قیامت کے روز فیصلہ کرے گا۔"

حضرت امام جماعت الاول فرماتے ہیں۔

"حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جمعہ کا دن تھا۔ یہود نے ہفتہ' نصاریٰ نے اتوار سمجھ لیا۔"

(حقائق...... جلد دوم صفحہ 517)

پس سبت کے طور پر اصل دن جمعہ ہی کا ہے۔ یہودیوں نے اختلاف کرکے ہفتہ بنا لیا اور عیسائیوں نے اتوار کو۔ اور جبکہ ہفتہ اور اتوار دونوں کے بارہ میں بائبل سے سند نہیں ملتی تو کیا ہی اچھا ہو یہودی اور عیسائی بھی جمعہ کو بطور سبت یعنی عبادت کا دن قرار دے دیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 8۔ تا14۔ نومبر1996ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بھارتی وزیراعظم کی سابق صدر ربانی سے ملاقات

بھارت کے بارے میں یہ کہا جاتا رہا ہے کہ وہ افغانستان کے سابق صدر پروفیسر برہان الدین ربانی کی حمایت کرتا ہے۔ اس کی تصدیق اس وقت ہو گئی جب روم میں سابق صدر ربانی نے بھارت کے وزیراعظم مسٹر دیوی گاؤڑا سے ملاقات کی۔ بھارتی وزیراعظم نے اس ملاقات کے دوران سابق افغان صدر کو اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت مسئلہ افغانستان کا بغور جائزہ لے رہا ہے اور وہ پروفیسر ربانی کی سیاسی سفارتی اور خلاقی حمایت جاری رکھے گا' کیونکہ وہ صدر ربانی کو حکومت کو جائز اور طالبان کی حکومت کو نائز سمجھتا ہے۔ بھارتی وزیراعظم نے طالبان کے بنیاد پرست نظریات پر سخت تنقید کی اور کہا کہ یہ نظریات پاکستان کے ساتھ طالبان کے قریبی تعلقات کا شاخسانہ ہیں۔ اس موقع پر صدر ربانی نے کہا کہ وہ افغانستان میں ان کی حکومت کے دوران دی جانے والی بھارتی امداد اور حمایت کو کسی قیمت پر فراموش نہیں کر سکتے۔ سابق افغان صدر نے موجودہ افغان حکمرانوں پر الزام لگایا ہے کہ وہ گندم کی بجائے افیون پیدا کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ افغانستان میں انتہائی بڑے پیمانے پر افیون کی کاشت جاری ہے۔

افغانستان میں غیر ملکی مداخلت کو سب سے بڑا مسئلہ قرار دیا جاتا ہے۔ مختلف ہمسایہ ممالک اپنی اپنی پسند کے افغان گروپوں کو امداد اور اسلحہ فراہم کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ خبر ملی ہے کہ ترکی نے جنرل عبدالرشید دوستم کی امداد کے لئے تیرہ ٹن وزنی امدادی اشیاء پر مشتمل سامان مزار شریف پہنچا دیا ہے۔ امدادی سامان لانے والے مال بردار فوجی طیارہ میں ترکی کے چیف آف جنرل سٹاف جنرل گان کن اور ترک ہلال احمر کے امور خارجہ کے چیئرمین خالد دوجہ بھی ہمراہ تھے۔

افغان مسئلہ پر اقوام متحدہ کے زیر اہتمام جو کانفرنس نیویارک میں ہوئی اس میں اگرچہ کسی افغان گروپ کو مدعو نہیں کیا گیا تاہم کانفرنس کے شرکاء نے بتایا ہے کہ تمام افغان گروپ جنگ بندی پر متفق ہیں لیکن ابھی تک اس بارے میں لائحہ عمل اور عملی قدم نہیں طے کیا گیا۔ یہ کانفرنس ایک روزہ تھی اور اس کا مقصد افغانستان میں امن کے قیام میں مدد دینا ہے۔ اس کانفرنس میں دنیا بھر کے 19 ممالک کے نمائندوں اور اسلامی کانفرنس کی تنظیم اور او آئی سی (آرگنائزیشن آف اسلامک کنٹریز) کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر حامد الغابد شرکت کریں گے۔

افغانستان میں اقوام متحدہ کے کمیشن برائے پناہ گزینوں نے جنوبی علاقے میں جاری شدہ لڑائی کے بارے میں تشویش کا اظہار کرتے ہوئے جنگ بندی کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

OOO

معزول سرب کمانڈر کی بغاوت

بوسنیا کی چار سالہ خانہ جنگی میں سب سے زیادہ جنگی جرائم کا الزام سرب فوجی کمانڈر راتو میلا ڈچ پر لگایا گیا تھا۔ وہ اپنے بدنام کاموں کی وجہ سے ہیگ کے کمیشن کو بھی مطلوب ہیں۔ امریکہ اور دیگر مغربی علاقوں کے دباؤ پر سرب کمانڈر کو بادل ناخواستہ مستعفی بھی ہونا پڑا تھا۔ اس سے قبل سربوں کے لیڈر راڈووان کراڈزک کو بھی اپنی صدارت سے ہاتھ دھونا پڑے تھے۔

اب خبر ملی ہے کہ برطرف شدہ سرب کمانڈر راتو میلا ڈچ نے بغاوت کر کے بعض سرب فوجیوں کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے اور انہوں نے ایک ٹیلی ویژن اسٹیشن پر قبضہ کر لیا ہے اور اس کے عملے کو یرغمال بنا لیا ہے۔ علاقہ میں ٹی وی اور ریڈیو کی نشریات بند ہو گئی ہیں۔ سرب صدر مسٹر بلجانہ نے ماؤنٹ زیب پر قبضہ کرنے والوں کو کہا ہے کہ وہ قبضہ چھوڑ دیں اور سپریم کمانڈر کی اطاعت کریں۔ قبضہ کرنے والے فوجیوں اور حکام کے درمیان مذاکرات ہو رہے ہیں۔

سرب صدر مسٹر بلجانہ نے کہا کہ مسٹر راتو میلا ڈچ کو برطرف کیا جا چکا ہے اس لئے ان کے حامی فوجی مسٹر میلا ڈچ کی حمایت کرنے کی بجائے سپریم کمانڈر کی اطاعت کریں۔

امریکہ کے اہداف

باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ امریکہ آئندہ چار سال تک افغان مسئلہ اور مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کے بارے میں کوئی مداخلت نہیں کرے گا۔ بلکہ امریکہ کے اہداف یہ ہیں کہ وہ ایشیا کو جوہری ہتھیاروں سے پاک علاقہ بنا لے۔ اس کے علاوہ چین جاپان اور کوریا سے اقتصادی روابط بڑھانے پر بھی توجہ دی جائے گی۔

ذرائع نے بتایا ہے کہ صدر کلنٹن کی انتظامیہ نے ایشیا کے متعلق اپنی پالیسی سے پاکستان کو آگاہ کر دیا ہے۔ آئندہ چار سالوں میں امریکہ کی ایشیائی پالیسی میں چین جاپان اور کوریا سے اقتصادی تعلقات بڑھانا سر فہرست ہے۔ امریکہ ان ممالک کے علاوہ دیگر ایشیائی ممالک سے بھی تجارتی تعلقات میں پیش رفت کرے گا۔ ان ممالک کو دہشت گردی کے خاتمے کے لئے خصوصی تعاون فراہم کیا جائے گا۔ ذرائع کے مطابق امریکہ آئندہ چار سال میں ایشیا کو نیوکلیئر فری زون بنانے کے لئے اپنی حکمت عملی اور فیصلوں کی ایشیائی ممالک سے توثیق حاصل کرے گا۔

OOO

ایشیا میں ایڈز

مشرقی ایشیا اور بحرالکاہل کے جزائر کے علاقہ میں کم و بیش پونے تین لاکھ افراد ایڈز کے شکار ہیں۔ اور اگر بروقت احتیاطی تدابیر اختیار نہ کی گئیں تو 2000ء تک یہ تعداد بڑھ کر 5 لاکھ ہو جائے گی۔ یہ بات گزشتہ روز عالمی ادارہ صحت کی طرف سے جاری کردہ ایک رپورٹ میں بتائی گئی ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ تھائی لینڈ برما اور بھارت کے متاثرہ افراد کو ان اعداد و شمار میں ظاہر نہیں کیا گیا۔ یاد رہے کہ ان ممالک میں ایڈز کی جان لیوا بیماری عروج پر ہے۔ اور یہ مرض تیزی سے پھیلتا جا رہا ہے۔

OOO

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 23-نومبر 1996ء

12-00	رات-جرمن پروگرام-
1-00	اردو کلاس (نیا)-
2-00	طبی معاملات-از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب-
2-30	ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ 96-11-22 (دوبارہ)-
4-00	خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-از بیت الفضل لندن-یو-کے- 96-11-22 (دوبارہ)-
5-00	تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30	چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-(دوبارہ)-
6-00	لقاء مع العرب (دوبارہ)-
7-00	احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی پروگرام-کوئز پروگرام لجنہ سانگلہ ہل بمقابلہ لجنہ بدوملہی (دوبارہ)-
8-00	صبح اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00	احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی پروگرام-
10-00	ملاقات حضرت امام جماعت الرابع-اردو بولنے والے احباب کے ساتھ 96-11-22 (دوبارہ)-
11-00	تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30	چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-(دوبارہ)-
12-00	دوپہر-خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن یو-کے- 96-11-22 (دوبارہ)-
1-00	طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب-
1-45	لقاء مع العرب-
2-50	اردو کلاس (دوبارہ)-
4-00	بنگلہ پروگرام-
5-00	تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30	چینی زبان سیکھئے-
6-00	مجلس سوال و جواب-از حضرت امام جماعت الرابع-85-12-13-
7-30	بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ 96-11-23-
8-30	ہمارے دوستوں سے ملئے-
9-00	لقاء مع العرب-(دوبارہ)-
10-00	عربی پروگرام-تشریح کلام الٰہی-
11-00	تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30	چلڈرنز کارنر-بچوں کی ورکشاپ نمبر3

اتوار 24- نومبر 1996ء

12-00	رات-جرمن پروگرام-
1-00	اردو کلاس (نیا)-
2-00	تعلیم دین حق روحانی خزائن-
2-30	احمدیت کی تاریخ سے ایک ورق از بی-اے-رفیق صاحب-
3-00	بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ-
4-00	چینی زبان سیکھئے-
4-30	حکایات شیریں (نیا)-
5-00	تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30	چلڈرنز کارنر-بچوں کی ورکشاپ نمبر3 (دوبارہ)-
6-00	لقاء مع العرب-
7-00	ہمارے دوستوں سے ملئے-
8-00	اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00	چینی زبان سیکھئے-
9-30	حکایات شیریں-
10-00	بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-11-23 (دوبارہ)-
11-00	تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30	چلڈرنز کارنر-بچوں کی ورکشاپ نمبر3 (دوبارہ)-
12-00	دوپہر-سرائیکی پروگرام-خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-8-14-
1-00	تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
1-45	لقاء مع العرب (دوبارہ)-
2-50	اردو کلاس (دوبارہ)-
4-00	بنگلہ پروگرام-
5-00	تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30	چینی زبان سیکھئے-
6-00	مجلس سوال و جواب-
7-30	رات ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ 96-11-24-
8-30	اراؤنڈ دی گلوب-
9-00	لقاء مع العرب-
10-00	البانین پروگرام-
11-00	تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30	چلڈرنز کارنر-کوئز پروگرام-ناصرات الاحمدیہ راولپنڈی بمقابلہ لاہور بمقابلہ ربوہ-

اتوار 25-نومبر 1996ء

12-00	رات جرمن پروگرام-
1-00	اردو کلاس (نیا)-
2-00	تقریر از آفتاب احمد خاں صاحب جلسہ سالانہ یوکے 1995ء-
2-30	درس کلام الٰہی-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-بیت الفضل لندن-یو-کے-(1995)-
4-00	متفرق پروگرام-
4-30	چینی زبان سیکھئے-
5-00	تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30	چلڈرنز کارنر-کوئز پروگرام-ناصرات الاحمدیہ راولپنڈی بمقابلہ لاہور بمقابلہ ربوہ-
6-00	لقاء مع العرب (دوبارہ)-
7-00	اراؤنڈ دی گلوب-(دوبارہ)-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

8-00 اردوکلاس(دوبارہ)-
9-00 چینی زبان سیکھئے(دوبارہ)-
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- کوئز ناصرات الاحمدیہ راولپنڈی بمقابلہ لاہور بمقابلہ ربوہ-
12-00 دوپہر- درس کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بیت الفضل لندن یو-کے-(1995)-
1-45 لقاءمع العرب(دوبارہ)-
2-50 اردوکلاس(دوبارہ)-
4-00 بنگلہ پروگرام-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 نارویجئین زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام- دعا کی برکات تقریر ازمولوی معراج الدین صاحب-
7-00 رات- ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع -96-11-25-
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- ناصرات الاحمدیہ ربوہ سالانہ کھیلیں-
9-30 لقاءمع العرب(نیا)-
10-00 ترکی پروگرام-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-

منگل 26-نومبر 1996ء

12-00 رات-جرمن پروگرام-
1-00 اردوکلاس-
2-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
2-30 (-)اصول کی فلاسفی-
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت الرابع 96-11-25(دوبارہ)-
4-00 نارویجئین زبان سیکھئے-
4-30 متفرق پروگرام-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-
6-00 لقاءمع العرب-
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- ناصرات الاحمدیہ ربوہ سالانہ سپورٹس-
8-00 صبح-اردوکلاس(دوبارہ)-
9-00 نارویجئین زبان سیکھئے-
9-30 متفرق پروگرام-
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- 96-11-25 (دوبارہ)-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-
12-00 دوپہر-پشتوپروگرام-خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (96-6-28)-
1-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
1-45 لقاءمع العرب-(دوبارہ)-
2-50 اردوکلاس(دوبارہ)-
4-00 بنگلہ پروگرام-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 فرنچ زبان سیکھئے-
6-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-

7-00 رات- ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- -96-11-26-
8-00 ہم اور ہماری سائی کالوجی- از ڈاکٹر محمد علی صاحب-
9-00 لقاءمع العرب(نیا)-
10-00 نارویجئین پروگرام(-)اصول کی فلاسفی-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-

بدھ 27-نومبر 1996ء

12-00 رات-جرمن پروگرام-
1-00 اردوکلاس-(نیا)-
2-00 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات-
2-30 بیت بازی-ربوہ بمقابلہ سرگودھا-
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-11-26 (دوبارہ)-
4-00 فرنچ سیکھئے-
4-30 حکایات شیریں(نیا)-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع(دوبارہ)-
6-00 لقاءمع العرب-(نیا)-
7-00 ہم اور ہماری سائی کالوجی-از ڈاکٹر محمد علی صاحب-
8-00 صبح-اردوکلاس(دوبارہ)-
9-00 فرنچ زبان سیکھئے-
9-30 حکایات شیریں-(دوبارہ)-
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-11-26 (دوبارہ)-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع(دوبارہ)-
12-00 دوپہرروسی پروگرام-
1-00 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات-
1-45 لقاءمع العرب(دوبارہ)-
2-50 اردوکلاس(دوبارہ)-
4-00 بنگلہ پروگرام- خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 عربی زبان سیکھئے-
6-00 افریقین پروگرام-
7-00 رات نیچرل کیور-ہومیوپیتھک کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- -96-11-27-
8-00 درثمین حصہ 18-
9-00 لقاءمع العرب(نیا)-
10-00 فرنچ پروگرام-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-

تبدیلی ٹیلی فون نمبر

○ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید کے گھر کا نمبر تبدیل ہو کر 213007 ہو گیا ہے-
○ وکالت مال ثالث تحریک جدید کا ٹیلی فون نمبر 446 بدل کر 213067 ہو گیا ہے-

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم میاں محمد صادق صاحب چٹھہ داد(چک چٹھہ) ضلع حافظ آباد کو مورخہ 96-11-8 کو 11 بجے دن جبکہ وہ جمعہ کی ادائیگی کے لئے جا رہے تھے بعض شرپسندوں نے گولی مار کر راہ مولا میں قربان کر دیا موصوف کی عمر 65 سال تھی- انہوں نے اپنی بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں- ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا- محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا اور قبرستان نمبر1 میں تدفین عمل میں آئی-

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے-

اعلان داخلہ

○ لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز (LUMS) نے مندرجہ ذیل دو پروگراموں میں داخلہ کا اعلان کیا ہے-

1- M B A پروگرام- 2- .B.Sc انرز پروگرام (اکنامکس- کمپیوٹر سائنس) درخواست فارم وغیرہ بالترتیب 450 اور 350 روپے کے عوض مندرجہ ذیل سے حاصل کئے جاسکتے ہیں-

1- LUMS بالمقابل سیکٹر LCCHS U- لاہور-
2- فیروز سنز اور انٹربینک- کراچی-
3- بک فیئر- اسلام آباد-
4- فیروز سنز- راولپنڈی
5- سعید بک بینک- پشاور-

MBA میں داخلہ سے قبل GMAT کا امتحان دینا لازمی ہوتا ہے اور اس کی رجسٹریشن جلد کروانی ہوتی ہے اس لئے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ MBA کے لئے 2- مارچ 97ء اور .B.Sc انرز کے لئے 16- فروری 97ء-

(نظارت تعلیم)

معلمین وقف جدید کی کلاس کا اجراء

○ معلمین وقف جدید کی نئی کلاس جنوری 97ء میں شروع ہوگی- جماعتوں کی طرف سے بہت بڑی تعداد میں معلمین کے مطالبے کئے جا رہے ہیں اس بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے وقف جدید کو معلمین کی ضرورت ہے-

ایسے نوجوان جو خدمت دین کا جذبہ اور شوق رکھتے ہوں اور میٹرک پاس ہوں- وہ اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تصدیق سے درج ذیل کوائف کے مطابق 31- دسمبر 96ء تک دفتر کو ارسال فرمادیں- میٹرک کی سند کی نقل ساتھ شامل کریں-
نام-ولدیت-عمر-تعلیم-سکونت

(ناظم ارشاد)

بقیہ صفحہ 1

پاکستان کی جانب سے بین الاقوامی ایٹمی انرجی ایجنسی کے گورنر 1962ء‘ 1963ء
رکن نیشنل سائنس کونسل پاکستان 1963ء- 1975ء
رکن مجلس انتظامیہ پاکستان سائنس فاؤنڈیشن 1973ء‘ 1977ء

پاکستانی ایوارڈز

ستارہ پاکستان 1959ء
تمغہ د ایوارڈ حسن کارکردگی 1959ء
نشان امتیاز 1979ء

مطبوعہ مقالات طبعیات اور بنیادی ذرات پر اب تک 250 سے زیادہ مقالات دنیا بھر کے چیدہ چیدہ جرائد میں شائع ہو چکے ہیں- نیز پاکستان اور تیسری دنیا کے دوسرے ممالک کی تعلیمی اور سائنسی پالیسی کے بارے میں بھی خصوصی مضامین شائع ہو چکے ہیں-

مطبوعہ کتب جدید طبعیات میں تصورات اقبال میموریل لیکچر(مطبوعہ ایٹمی انرجی سنٹر لاہور 1966ء) سسٹم میکانیات کے جدید پہلو (مطبوعہ کیمبرج یونیورسٹی پریس 1976ء)
انسان اور حقیقت (منتخب انگریزی مقالات)

ٹریسٹ اٹلی میں جو ادارہ آپ نے قائم کیا اس کے ذریعہ تیسری دنیا کے بہت سے سائنس دانوں نے اپنی معلومات میں اضافہ کر کے اپنے اپنے ملک کو فائدہ پہنچایا- محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے بہت سے سائنس سکالرز کو وظیفے دیئے اور ہر رنگ میں سائنس کے فروغ کے لئے ان کی مدد کی- اس ادارہ کے قیام کے نتیجہ میں بہت سے سائنس دانوں کو عالمی طور پر روشناس ہونے کا موقع ملا-

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی تمام خدمات کو قبول فرمائے اور انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے- خدا تعالیٰ ان کے لواحقین کا حافظ و ناصر ہو اور ہر قدم پر ان کی رہنمائی فرماتے ہوئے محترم ڈاکٹر صاحب کے درجات کی بلندی کا باعث بننے والے کاموں کی انہیں توفیق عطا کرے-

ادارہ الفضل حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اور محترم ڈاکٹر صاحب کے خاندان کے جملہ افراد سے دلی تعزیت کرتا ہے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 21- نومبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ 3 فروری کو ہر صورت میں منصفانہ اور شفاف انتخابات ہوں گے۔ اگر الیکشن وقت پر نہ ہوئے تو میں وزارت عظمٰی چھوڑ دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ احتساب نہ ہوا تو حالات ویسے ہی رہیں گے اور وہی لوگ آجائیں گے جن کے نام میں نہیں لینا چاہتا لیکن آپ ان کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ حکمران طبقے نہیں چاہتے کہ ان سے اختیارات چھین لئے جائیں۔ لیکن ہم احتساب کے عمل کو بروئے کار لائیں گے اور کرپٹ لوگوں کو نااہل قرار دیا جائے گا۔ ان کے خلاف عدالتوں میں ٹھوس ثبوت پیش کئے جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آرٹیکل 62 اور 63 پر کون پورا اترتا ہے کون نہیں یہ فیصلہ نگران حکومت نے نہیں عوام نے کرنا ہے۔ انہوں نے کہا افسوس کی بات یہ ہے کہ کرپشن سیاست دانوں اور بیوروکریٹس تک محدود نہیں پوری قوم اس میں ملوث ہو چکی ہے۔

○ سپریم کورٹ آف پاکستان نے سپیکر قومی اسمبلی یوسف رضا گیلانی کی اسمبلی توڑنے کے صدارتی اقدام کے خلاف دائر کی گئی آئینی پٹیشن کی ابتدائی سماعت کرتے ہوئے اٹارنی جنرل آف پاکستان، صدر پاکستان، نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد اور وفاق پاکستان کو نوٹس جاری کیا ہے 30 نومبر کو آئندہ سماعت ہو گی جس کے لئے براڈ بنچ تشکیل دیا جائے گا۔ سپریم کورٹ نے ممتاز قانون دانوں ایس۔ ایم ظفر شریف الدین پیرزادہ۔ عبد الحفیظ پیرزادہ۔ کو عدالت کی معاونت کرنے کی ہدایت کی ہے سماعت کے دوران چیف جسٹس سجاد علی شاہ نے سپیکر کے وکیل سے پوچھا سابق وزیر اعظم تو کہہ سکتی ہیں کہ ان کا بنیادی حق متاثر ہوا لیکن سپیکر کا کون سا حق متاثر ہوا ہے۔ چیف جسٹس نے دوران سماعت کہا کہ سپیکر کی رٹ کا فیصلہ میرٹ پر ہو گا۔

○ نگران حکومت نے سابق قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف کا یہ مطالبہ مسترد کر دیا ہے کہ انتخابات فوج کی نگرانی میں کروائے جائیں۔ حکومت کے ذرائع نے بتایا ہے کہ صدر۔ نگران وزیر اعظم اور چیف الیکشن کمشنر جسٹس سردار فخر عالم میں اس بات پر مکمل اتفاق ہے کہ آئندہ انتخابات 1993ء کے انتخابات کی طرح فوج کی نگرانی میں نہیں بلکہ الیکشن کمیشن کی نگرانی میں ہوں گے۔ البتہ الیکشن کمیشن انتخابات سے پہلے حساس حلقوں کی فہرست تیار کرے گا جہاں سول انتظامیہ کی مدد کے لئے فوج کو طلب کیا جاسکے گا۔ حکومت کا کہنا ہے کہ چیف الیکشن کمیشن نے الیکشن کمیشن کو مزید مستحکم بنانے کے لئے صدر اور وزیر اعظم کو جو تجاویز دی تھیں وہ منظور کر لی گئی ہیں۔

○ سپیکر قومی اسمبلی سید یوسف رضا گیلانی نے اسمبلی کی تحلیل کے بعد سابق ارکان اسمبلی اور سینیٹروں کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔ اس عشائیہ میں پی۔ پی۔ پی اور اس کی حلیف جماعتوں نے بھرپور شرکت کی۔ جن میں جے۔ یو۔ آئی۔ مسلم لیگ جونیجو گروپ۔ فاٹا۔ اقلیتی ارکان بلوچستان نیشنل موومنٹ کے علاوہ مسلم لیگ (ن) سید افتخار گیلانی اور جماعت اسلامی کے مظفر احمد ہاشمی نے بھی شرکت کی۔ لیکن پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سابق ارکان اسمبلی اور سینیٹروں نے تقریب میں شرکت نہیں کی۔ اس عشائیہ میں برطرف اسمبلی کے 114۔ ارکان نے شرکت کی۔ یہ اجلاس صدارتی اقدام کے بعد پیپلز پارٹی کی طرف سے قوت کا مظاہرہ گردانا جا سکتا ہے۔ بے نظیر نے اس عشائیہ کے دوران کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ جب ہمارے "دوست" ساتھ چھوڑ گئے تو چٹھہ ہمارے ساتھ کھڑے ہیں اور مسلم لیگ (ن) کے افتخار گیلانی بھی یہاں موجود ہیں۔

○ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ انہیں سپریم کورٹ کی کارروائی سے مایوسی ہوئی ہے اور سپریم کورٹ سے ہماری درخواست کی واپسی کا مقصد صرف تاخیر کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے وکلاء سے کہا ہے کہ وہ عدالت کے اعتراضات پر غور کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے عدالت سے اس لئے رجوع کیا ہے تاکہ تاریخی واقعات کی بناء پر فیصلہ ہو۔ انہوں نے مزید کہا کہ نواز شریف کی درخواست واپس نہیں کی گئی تھی۔ جبکہ میری پٹیشن بھی انہی اصولوں پر مبنی تھی۔ اس لئے مجھے بھی 37 روز میں بحال ہونا چاہئے۔

○ پاکستان جمہوری پارٹی کے سربراہ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ صدر سے استعفیٰ کا مطالبہ بے نظیر بھٹو کی ذاتی رائے ہے۔ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے صدر اور نگران حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ الیکشن کمیشن کو اس قدر با اختیار ادارہ بنا دیا جائے کہ جس کی دیانت پر ملک کی تمام سیاسی اور دینی جماعتوں کو مکمل اعتماد ہو تاکہ بعد میں دھاندلی کا شور نہ مچایا جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کسی بھی پولنگ سٹیشن میں دھاندلی کی شکایت پر الیکشن کمیشن فوری اقدامات کرنے کا اہل ہونا چاہئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ویسے فوج کی نگرانی میں بھی الیکشن کروانے میں کوئی حرج نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ممتاز بھٹو جس کنفیڈریشن کی بات کرتے ہیں۔ وہ وجود پاکستان سے ہی انکار ہے۔

○ بلوچستان کے برطرف وزیر اعلیٰ نواب ذوالفقار علی مگسی نے بلوچستان اسمبلی کی تحلیل اور اپنی حکومت کی برطرفی کے خلاف بلوچستان ہائی کورٹ میں اپیل دائر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ جماعت اسلامی پاکستان کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کا راستہ روکنے کے لئے وہ مسلم لیگ سے انتخابی ایڈجسٹمنٹ کرنے کو تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صدر نے جو ٹیم منتخب کی ہے اس سے خیر کی کوئی توقع نہیں۔ ہم الیکشن نہیں روکنا چاہتے بلکہ صرف صدر کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے روکنا چاہتے ہیں۔

⊛ تحریک انصاف پاکستان کے سربراہ عمران خان نے کہا ہے کہ نگران حکومت نوے دنوں میں انتخابات کرانے میں مخلص اور پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ حکومت آئین کے تحت تشکیل دی گئی ہے۔ احتساب کرانا اس کا آئینی فریضہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی پارٹی چاروں صوبوں سے الیکشن لڑے گی۔

⊛ معزول وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے خسر حاکم علی زرداری نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کے بیٹے آصف زرداری اور بے نظیر بھٹو کی جان کو "ان دیکھی" طاقت سے خطرہ ہے۔ انہوں نے اقرار کیا کہ بے نظیر حکومت سے کچھ غلطیاں ہوئیں۔ جن میں ججوں کا معاملہ اور صدر سے محاذ آرائی ہے انہوں نے مزید کہا کہ زرداری مرتضیٰ قتل میں ملوث نہیں۔

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم
میں پانچ، دس مرلہ، اور ایک کنال کے چند پلاٹس
اور ربوہ میں پلاٹ اور مکان کی خرید و فروخت
کیلئے تشریف لائیں۔
رابطہ: کہکشاں پراپرٹی سنٹر
کہکشاں کالونی بالمقابل جلسہ گاہ "جدید" ربوہ
فون نمبر: 211842

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں
زرعی و سکنی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی
خرید و فروخت کیلئے رجوع کریں
برادرز اسٹیٹ ایجنسی
8۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ

مہنگائی کے دور میں
احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اب نئی انتظامیہ کے ساتھ
نیو محمود ٹیلیویژن کمپنی
• احمدیہ ٹیلیویژن فری سیٹ کروائیں
• صرف 50 روپے ونڈٹ چارجز ادا کریں اور ۱۰۰ ٪ رزلٹ حاصل کریں
• 6 فٹ کی سپیشل ڈش برائے احمدیہ ٹیلیویژن پر 12 فٹ کی ڈش کا رزلٹ حاصل کریں۔
21۔ مال روڈ۔ لاہور
7235175 - 7125089 - 7226508
7355422

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپکی اور آپکے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانا پیش کرتے رہے ہیں
• اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں • عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں
یاد رکھیں
رشید برادرز ٹینٹ سروس
نزد خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین
فون دکان: 211584

خواتین کی
دشمن مرض لیکوریا
سیلکوریا
مطب حمید

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
کمی خون ضعف جگر گرمی جگر، ہاتھ پاؤں کی جلن۔ (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
قیمت 110/=
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ